ہندوستان میں زبانِ عربی کی ترقی و ترویج

علمائے ہند اور عرب و عجمی مہاجرین کا مختصر تذکرہ

(۳)

مولانا عبدالمالک صاحب آروی

اب آیئے کتب بالا کی روشنی میں کسی قدر تفصیل سے ان علما کے تراجم، ونقوش وآثار سے بحث کریں جو عرب سے ہندوستان میں آئے یا جن کے باپ یا دادا تشریف لائے، یا پھر جن کے تعلقات بلادِ عرب وشام سے قائم تھے، گو وہ خود ہندوستان میں پیدا ہوئے، ان علما صوفیہ اور ادبا نے عربی زبان وادب کی بیش بہا خدمات انجام دیں، فرداً فرداً ان کا مختصر سا تذکرہ دلچسپی وافادہ سے خالی نہ ہوگا۔

شیخ ابوبکر بن احمد | یمن کا ایک مشہور علمی خاندان بنی عیدروس تھا اس گھرانہ کے بہت سے افراد کے حالات خلاصۃ الاثر میں ملتے ہیں۔ اس خاندان کے بہت سے افراد ہندوستان میں آئے اور یہیں توطن اختیار کرلیا اور یہیں سپردِ خاک ہوگئے، ان میں بہت سے شب زندہ دار صوفی بھی تھے اور ادیبِ جلیل بھی، انھوں نے اسلامیات اور عربی ادب کی معتدبہ خدمتیں انجام دیں، انھیں میں شیخ ابوبکر بھی تھے۔

آپ کا نسب یہ ہے، ابوبکر بن احمد بن حسین بن عبداللہ بن شیخ بن الشیخ عبداللہ العیدروس، بہت بڑے عابد زاہد تھے، یمن کے شہر "تریم"[۱] میں پیدا ہوئے اور یہیں نشوونما پائی، قرآن مجید کے حافظ تھے۔ ہندوستان میں آئے اور شاہجہاں کے دربار میں پہنچے، بادشاہ نے قدر افزائی کی اور وظیفہ وخلعت سے سرفراز کیا۔ اس کے

---

[۱] تریم یمن کا نہیں بلکہ حضرموت کا شہر ہے (معجم البلدان ج ۲ ص ۳۸۵) اس کے علاوہ البدر الطالع کے ملحق ص۱۲ پر بھی جس میں شیخ کا حال لکھا ہوا ہے اس کی تصریح ہے۔ (برہان)۔

بعد دولت آباد میں سکونت اختیار کرلی، اور یہیں سنہ ۱۰۴۸ھ میں وفات پائی، آپ کی قبر مشہور ہے جہاں لوگ زیارت کرنے جاتے ہیں۔

شیخ ابوبکر بن حسین | آپ کا نسب یہ ہے:- ابوبکر بن حسین بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بن احمد بن الاستاذ الاعظم الفقیہ المقدم۔ آپ ولی عارف تھے۔ شہر تریم میں پیدا ہوئے اور یہیں بڑھے اور قرآن مجید حفظ کیا اور اپنے زمانہ کے صوفیہ اور بزرگانِ دین کی صحبت سے استفادہ کیا، مثلاً شیخ عبداللہ بن شیخ العیدروس اور آپ کے صاحبزادہ زین العابدین اور سید قاضی عبدالرحمٰن بن شہاب الدین اور آپ کے بھائی قاضی احمد بن حسین سے تربیت حاصل کی، آپ پر تصوف کا غلبہ ہوا، یمن میں گئے اور شیخ عبداللہ بن علی کی صحبت میں رہے اور آپ سے تعلیم حاصل کی، انھوں نے خرقۂ تصوف پہنایا، پھر اس کے بعد آپ ہندوستان تشریف لائے اور سورت میں شیخ محمد بن عبداللہ العیدروس کی صحبت میں رہنے لگے آپ نے بھی خرقہ عطا کیا، شیخ کی وفات کے بعد آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں سیاحت کی، ملک عنبر کے دربار میں پہنچے یہ دربار علما و فضلا اور امیروں کا مرکز تھا، ملکِ عنبر کی وفات کے بعد آپ بیجاپور آئے اور سلطان ابراہیم عادل شاہ کے دربار میں رسائی ہوئی انھوں نے اپنے خاص دوستوں اور ندیموں میں شامل کیا — آپ بیجاپور میں رہنے لگے یہانتک کہ یہیں سنہ ۱۰۴۷ھ میں وفات ہوئی۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی، مقبرہ سادات میں سورکے قریب دفن ہوئے۔

احمد بن ابی بکر ابن الشلی الیمنی | یہ مشہور تذکرہ نگار محمد الجمال الشلی (صاحب نفائس الدرر) کے بھائی ہیں محمد الجمال آپ کی صحبت میں رہے اور اپنی کتاب میں انھوں نے آپ کی بزرگی، اخلاق اور زہد و ورع کے حالات قلمبند کئے ہیں۔

نوٹ:- یہ وہی عادل شاہ ہے جس کی فرمائش سے ابوالقاسم فرشتہ نے اپنی مشہور تاریخ لکھی اور جس کے ظلِ عنایت میں ظہوری اور مولانا قمی نے شعر و ادب کی خدمتیں انجام دیں یہانتک کہ اس عرب مصنف و صوفی کے ساتھ اس ایرانی شاعر (ظہوری) نے بھی سنہ ۱۰۲۴ھ میں بیجاپور میں انتقال کیا۔

آپ شہر تریم میں پیدا ہوئے قرآن مجید حفظ کیا اور محمد باعیشہ مشہور قاری سے قرأۃ سیکھی، جزریہ اور اربعین نوویہ اور اجرومیہ زبانی یاد کر ڈالیں اسی کے ساتھ ارشاد، مرقات الاصول اور ابن ہشام کی قطر الندی کا بھی بیشتر حصہ یاد کرلیا، علامہ محمد ہادی اور قاضی احمد بن حسین سے فقہ پڑھی، اور بہت سے علما و فضلا سے علم حاصل کیا، ان میں شیخ زین العابدین العیدروس اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن السقاف بن محمد العیدروس بھی ہیں، فقہ، حدیث اور عربی ادب میں امتیاز و دستگاہ حاصل کی۔ متعدد مشائخ نے اجازت دی اور خرقہ پہنایا۔ ہندوستان میں آئے ان سے بہت سے لوگوں نے ادب عربی حاصل کیا۔ ہندوستان میں شیخ بن عبداللہ العیدروس سے تصوف کی تعلیم حاصل کی، سید ابوبکر بن احمد العیدروس اور سید جعفر العیدروس اور سید عمر بن عبداللہ باشیبان کی صحبت میں رہے، آخر الذکر کے حلقۂ درس میں شریک رہے اور علوم عقلیہ اور فنونِ ادبیہ اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کی، ملک عنبر کے دربار میں پہنچے اس نے اچھا برتاؤ کیا پھر ہندوستان کے بعض بادشاہوں نے ان سے خصوصیت پیدا کی اور ان کو بلند مرتبہ تک پہنچایا، اس کے بعد آپ اپنے وطن لوٹ گئے۔ قاضی احمد بن حسین کی ملازمت میں رہنے لگے اور ان سے فتح الجواد اور احیاء العلوم پڑھی اور شیخ عبدالرحمٰن السقاف سے عربی ادب، حدیث اور تصوف کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد حرمین کا سفر کیا اور وہاں کے علما شیخ عارف محمد بن علوی، شیخ عبدالعزیز زمزمی، شیخ محمد بن علی بن علان، شیخ سعید باقشیر، شیخ محمد بن عبدالمنعم الطائفی، سید احمد بن الہادی اور عارف احمد بن محمد القشاشی مدنی سے استفادہ کیا، ان میں اکثر حضرات نے اپنی تمام مرویات و تالیفات کی اجازت دی اس کے بعد اپنے وطن لوٹ آئے آپ ادیبِ جلیل، خوشخط، ذہین اور طباع تھے، لغت و لطائف و ظرائف کے علاوہ حساب و فرائض میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بہت سے طلبہ آپ سے مستفید ہوئے۔ الشلی (صاحب نفائس الدرر) لکھتا ہے کہ ہم نے ساری زندگی میں کبھی آپ کو غصہ ہوتے ہوئے یا کسی کی غیبت کرتے نہ دیکھا، کسی نے ستایا بھی تو صبر کیا۔ خوشبو پسند کرتے، اچھا لباس زیب جسم کرتے، فقیروں سے محبت کرتے، مصیبت پر صبر کرتے، رات کی عبادت کبھی ترک

نہ کی۔ سنہ ۱۰۱۹ھ میں پیدا ہوئے اور شہر تریم میں سنہ ۱۰۵۷ھ میں وفات پائی۔

شیخ احمد بن شیخ عبداللہ العیدروس | صاحب نفائس الدرر کہتا ہے:۔ آپ سنہ ۹۴۹ھ میں مدینہ تریم میں پیدا ہوئے صاحب خلاصۃ الاثر کی روایت ہے رحل الی والدہ بالدیار الھندیۃ واقام عندہ باحمد آباد (اپنے والد سے ملنے کیلئے دیار ہند کا سفر کیا اور احمد آباد میں آپ کے ساتھ قیام کیا) صاحبِ حال بزرگ گذرے ہیں ہندوستان کے زمانۂ قیام میں اپنے والد کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ والد کا انتقال ہوگیا تو بندر بروج میں رہنے لگے یہاں کے لوگ آپ سے خیر و برکت کی دعائیں کراتے، بیماروں اور خراب امراض میں مبتلا رہنے والوں کیلئے دعائیں کراتے اور وہ برکتِ دعا سے بلا کسی دوا کے شفا پاتے۔ المحبی فرماتے ہیں وکان فی حال غیبتہ یخبر بالمغیبات (عالم وجد میں غیب کی باتیں بتاتے) آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ آپ کی اور بھی بہت سی کرامات ہیں، سنہ ۱۰۱۴ھ میں بمقام بندر بروج انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

شیخ احمد بن علی بن احمد البسکری | محمد الجمال الشلی اپنے سفر ہندوستان میں آپ سے ملا تھا اس نے اپنی کتاب نفائس الدرر میں آپ کی بڑی تعریف کی ہے اور بتایا ہے کہ موصوف نے اپنے والد اور شیخ عبدالقادر بن شیخ العیدروس وغیرہ سے علم حاصل کیا۔ امام ابوبکر یمنی نے بھی نور السافر میں آپ کے احوال و مناقب بیان کئے ہیں فرماتے ہیں۔

وکان صاحبنا احمد المذکور من اھل العلم	ہمارے دوست احمد مذکور صاحب علم وصلاح،
والصلاح متبعاً للکتاب و السنۃ سالکاً علی	قرآن و حدیث کے پیرو، سلف صالحین کی راہ پر
نھج السلف الصالح متصفاً بالعفاف قانعاً	چلنے والے پاکدامن، قانع تھے، وقت کا بیشتر
بالکفاف ولا یری فی اکثر الاوقات الا مشغولا	حصہ مطالعہ یا تصنیف میں گزارتے، آپ کی
بمطالعۃ وکتابۃ مُظھر للجمال۔	کل تصنیفات جمال کی آئینہ دار ہیں۔

مرنے سے کچھ روز پہلے بینائی جاتی رہی، صاحب خلاصۃ الاثر نے ادیب الزماں عبداللطیف بن

محمد الزبیر کے قصیدہ کے چند اشعار نقل کئے ہیں جو انھوں نے آپ کی مدح میں کہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مسلکاً مالکی تھے، اسی طرح اور بھی لوگوں نے آپ کی تعریف کی ہے ۹۵۰ھ میں بمقام احمد آباد انتقال کیا۔

الہ بخش | آپ ہندوستان کے رہنے والے ہیں لیکن کمال کی شہرت عرب تک پہنچی، تاج الدین الہندی النقشبندی مہاجر مکی آپ ہی کے مسترشدین میں تھے۔ صاحب خلاصۃ الاثر آپ کو صاحبِ کرامات عجیبہ و تصرفات غریبہ بتاتے ہیں آپ کے مرید حضرت تاج الدین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"آپ کی کرامات متعدد ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ شیخ نے آپ کو کسی کام کیلئے شہر امروہہ میں بھیجا، آپ رستہ چل رہے تھے کہ ایک حسین عورت پر نظر پڑ گئی، دل دے بیٹھے، اور ایسا شغف پیدا ہوا کہ شدبد نہ رہی، اور کام کی یاد بھی دل سے محو ہو گئی، اس عورت کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے کہ ناگہاں اس عورت کے دائیں جانب شیخ کو دیکھا کہ منہ میں انگشت شہادت دبا کر تعجب اور تنبیہ کے طور پر ان کو دیکھ رہے ہیں جب انھوں نے شیخ کو دیکھا تو غایت درجہ شرمندگی طاری ہوئی اور ان کے قلب سے اصل محبت منقطع ہو گئی اور اپنی راہ لی، اور جب شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپنے دیکھا تو ہنس دیا پس ان کو (تاج الدین مکی) پتہ چل گیا کہ شیخ راز سے واقف تھے۔"

صاحب خلاصۃ الاثر نے آپ کے خوارق عادات کے سلسلہ میں اور بھی دو واقعات درج کئے ہیں جن میں ایک ٹڈیوں کی یورش، اور ایک پریشاں حال مفلوک انساں کے متعلق ہے آپ کے حکم سے ٹڈیوں نے آپ کا باغ خراب نہیں کیا، اور ایک غربت زدہ آدمی کو آپ کی برکت سے مال و دولت حاصل ہو گیا۔

شیخ تاج الدین بن زکریا | سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں، ہندوستان کے رہنے والے ہیں، حضرت خواجہ معین الدینؒ کی روح پُر فتوح نے تلقین کی، مدتوں خواجہ حمید الدین ناگوری کی قبر پر مجاور رہے اور ذکر و شغل کا سلسلہ جاری رکھا، مدتوں پہاڑوں اور بیابانوں میں مارے مارے پھرے، پیر کی تلاش میں بہت سے مشائخ کے آستانوں پر جبہہ سائیاں کیں، لیکن آخر میں شیخ الہ بخش کو دیکھا تو ارادت کاملہ پیدا

ہوگئی اور یہیں دستِ بیعت دراز کیا۔ صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں۔

فلما راہ حصل لہ فیہ اقصی ما یکون	جب آپ نے شیخ (الہ بخش) کو دیکھا انتہائی
من الاعتقاد والشیخ رضی اللہ عنہ	درجہ اعتقاد حاصل ہوگیا اور شیخ نے بھی آپ
تلقاہ بحسن القبول واظہر لہ انہ	کی پذیرائی کی اور ایسا معلوم ہوا کہ شیخ آپ
کان منتظرا لہ۔	کے منتظر تھے۔

عالم جذب میں سرشار تھے، مختلف علوم کی بہت سی کتابیں پڑھیں لیکن صوفیانہ جذبہ وحال میں جو کچھ پڑھا تھا سب بھول گئے۔ جب قلب میں سکون ہوا تو پھر کوئی ایسا فن یا موضوع نہ تھا جس سے آپ واقف نہ ہوں، یہانتک کہ اس فن کے ماہرین بھی حیرت میں آجاتے، کھانے کے اقسام اور ان کے پکانے کے متعلق آپ کی ایک کتاب ہے، دوسری کتاب درختوں کے متعلق ہے۔ تیسری کتاب طب کے متعلق ہے۔ اسی طرح فنِ خطاطی میں یدطولیٰ حاصل تھا، اسی طرح ایک شخص جس کو طب میں کمال حاصل تھا آیا، آپ نے اس سے منطق کے دقائق ونکات پر ایسی گفتگو کی کہ وہ حیرت زدہ رہ گیا۔ یہ نتیجہ تھا سعادتِ روحانی کا۔

سنہ ۱۰۵۰ھ میں مکہ میں انتقال کیا۔ آپ کی قبر کی جگہ پہلے سے تیار تھی اسی میں دفن ہوئے، یہ کوہِ ابو قبیس کے سامنے کوہ قینقاع پر ہے جس پر معجزہ شق القمر کی جلوہ ریزی ہوئی تھی، لوگ یہاں آپ کی قبر کی زیارت کیلئے آتے ہیں۔

سید جمال الدین الدمشقی والد کا نام نورالدین دادا ابوالحسن حسینی سید اور دمشق (شام) کے رہنے والے ہیں بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے، دمشق میں تحصیل علم کی، پھر مکہ کا سفر کیا ایک زمانہ تک قیام کرنے کے بعد یمن کا رخ کیا۔ یمن سے ہندوستان آئے، حیدرآباد میں پہنچے یہاں کے حاکم ابوالحسن نے آپ کو نوازا اور ہمنشینی کی عزت بخشی، یہ ابوالحسن ادب کے بڑے سرپرست تھے۔ ادیبوں پر بارشِ کرم کرتے۔ آخر اورنگزیب نے

ان کو قید کر ڈالا، انقلاب دہر نے جمال الدین پر بھی اثر ڈالا لیکن انھوں نے حیدر آباد کو نہ چھوڑا، یہیں زندگی ختم کی اور ۱۰۹۶ھ میں یہیں دفن ہوئے۔

الامیر جوہر سلطان الہند | بچپن میں ہندوستان آئے ان کے ایک بھائی تھے دونوں کو برہان نظام شاہ نے خریدا قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور اس کو حفظ کیا اس کے بعد بادشاہ نے گھوڑے کی سواری، شمشیرزنی، نیزہ بازی اور تیراندازی کی تعلیم دلائی۔ یہاں تک کہ ان فنون میں مہارت حاصل کی پھر ترقی کر کے منصب دوصدی پر پہنچے شافعی المذہب تھے، بہت سی کتابیں پڑھیں اور مشائخ کی صحبت سے استفادہ کیا، امام شیخ بن عبداللہ العیدروس کی ملازمت میں رہے آپ نے خرقہ پہنایا، محمد الجمال الشلی (صاحب نفائس الدرر) اپنے دورانِ سفر ہند میں آپ سے ملا، آپ نے اس سے فقہ، نحو اور حدیث پڑھی، شلی کہتا ہے آپ برابر تلاوت، ذکر، اور ورد میں مشغول رہتے بڑے بہادر تھے، چہرہ بشاش تھا، کفار سے جنگیں کیں، لیکن زمانہ کسی چیز کو ایک حال پر نہیں چھوڑتا، امارت جاتی رہی بیجاپور میں چلے آئے ۱۰۵۶ھ میں یہیں وفات کی اور یہیں دفن ہوئے۔

شیخ بن عبداللہ یمنی | تین پشت تک آپ کے خاندان میں باپ بیٹے کا نام شیخ بن عبداللہ تھا۔ چنانچہ آپ کا نسب صاحب خلاصۃ الاثر یہ لکھتے ہیں۔ شیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ العیدروس۔

بہت بڑے محدث، فقیہ اور صوفی گذرے ہیں۔ شہر تریم میں پیدا ہوئے، قرآن مجید اور دوسری کتابیں حفظ کیں، اپنے والد کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے اور ان سے بہت سے علوم پڑھے، باپ ہی نے لائق بیٹے کو خرقۂ تصوف پہنایا۔ فقیہ فضل بن عبدالرحمٰن بافضل اور شیخ زین باحسین سے فقہ پڑھی یمن اور حرمین شریفین کا سفر کیا اور شیخ محمد الطیار سے علم حاصل کیا ان کے ساتھ آپ کے مناظرے اور چٹکلے مشہور ہیں، ۱۰۲۵ھ میں واردِ ہندوستان ہوئے اور اپنے چچا شیخ عبدالقادر بن شیخ سے علم حاصل کیا وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے اور آپ کی تعریف کرتے تھے۔ انھوں نے لائق بھتیجے کو بہت سی بشارتیں دیں اور خرقہ پہنایا۔ اس کے بعد آپ دکن میں آئے ملک عنبر اور سلطان برہان نظام شاہ کے دربار

میں رسائی ہوئی۔ لیکن بعض مردودوں نے بادشاہ کو بدظن کردیا اور شیخ کے خلاف چغلیاں کھائیں اسلئے آپ وہاں سے سلطان ابراہیم عادل شاہ کے دربار میں چلے آئے۔ بادشاہ نے آپ کی بڑی قدر افزائی کی، یہانتک کہ کوئی کام آپ کے بلامشورہ نہیں کرتا تھا۔ شیخ کے ساتھ سلطان کی ارادت اور بھی زیادہ اس وجہ سے ہوگئی کہ اس کے ایک زخم تھا جس کے متعلق طبیبوں نے متفقہ طور پر کہہ دیا تھا کہ بغیر آپریشن کے اچھا نہ ہوگا، لیکن شیخ کی برکت سے وہ زخم بلا جراحت اچھا ہوگیا۔ ابراہیم عادل شاہ شیعی تھا لیکن اس کے بعد سنی ہوگیا، سلطان جب تک زندہ رہا آپ اس کے ساتھ رہے، جب سلطان مرگیا تو آپ فتح خاں ابن ملک عنبر کے پاس دولت آباد چلے آئے اور یہیں سنہ ۱۰۴۱ھ میں وفات پائی اور دولت آباد کے قریب ایک مشہور روضہ میں دفن ہوئے یہاں لوگ زیارت کو آتے ہیں۔

شیخ بن علی الجعفری | آپ ایک گاؤں مسمی تریس کے رہنے والے تھے یہیں آپ پیدا ہوئے قرآن حفظ کیا اور علمائے حقانی ربانی کی ایک جماعت سے علم حاصل کیا، ہندوستان آئے اور یہاں کے اکابر علماء سے استفادہ کیا۔ پھر حرمین کا سفر کیا، اور علوم نقلیہ وعقلیہ میں کامل ہوئے۔ پھر بندر شہر میں رہنے لگے یہاں آپ کی بڑی شہرت ہوئی، علوم شرعیہ کی تعلیم دیتے آپ سے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا، آپ کو خطیب جامع کا لقب عطا ہوا۔ علم کے ساتھ دنیوی رتبہ ومنصب بھی ملا، آپ قاضی مقرر ہوئے اور سنہ ۱۰۶۳ھ میں یہیں انتقال کیا۔

عبدالقادر بن شیخ العیدروس | آپ کا پورا نام یہ ہے:۔ عبدالقادر بن شیخ بن عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ العیدروس لقب محی الدین تھا، آپ کا خاندان یمن سے آیا، خود احمد آباد (ہندوستان) میں پیدا ہوئے، النور السافر آپ کا مشہور تذکرہ ہے جس میں دسویں صدی ہجری کے علماء کے حالات ہیں۔ آپ نے اپنے تذکرہ میں اپنے حالات زندگی خود درج کئے ہیں۔ محمد الجمال الشلی صاحب نفائس الدرر نے اسی تذکرہ سے آپ کے حالات نقل کئے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کانت امی ام ولد ھندیہ (میری والدہ ہندوستانی لونڈی تھیں) یہ بڑی عابدہ زاہدہ

تھیں آپ نے اپنے خاندان کی طرح تصوف کی طرف توجہ کی، اور کسب کمالات کیا، بہت سی بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں۔

تصنیفات کے علاوہ آپ نے شیخ الاسلام عبدالملک بن عبدالسلام دعیین الاموی الیمنی الشافعی کی شرح قصیدہ بوصیری پر تقریظ لکھی، جو "بانت سعاد" کے جواب میں ہے۔ عربی زبان کا اتنا بڑا عظیم الشان مصنف صوفی، مورخ، شاعر اور ادیب خاک پاک ہندوستان سے اٹھا اور یہیں احمد آباد میں راحتِ ابدی کی نیند سو رہا ہے، ساٹھ برس کی عمر میں آپ نے ۱۰۳۸ھ میں انتقال کیا، آپ کی قبر زیارت گاہِ خلائق ہے۔

مقالہ ھذا میں بارہویں صدی تک کے علماء کا تذکرہ ہے، تیرہویں صدی کے علمائے بہار کا ایک مختصر حال جامعہ (دہلی) میں شائع ہو چکا، اب ایک اور نایاب کتاب ملی ہے جس میں تیرہویں صدی کے بہت سے علماء اور ادبا کا تذکرہ ہے ان شاء اللہ فرصت کے وقت اس کتاب پر ایک بسیط تبصرہ لکھا جائیگا اور بطور تتمہ عہد حاضر کے علمائے اسلام (ہند) پر بھی مختصراً روشنی ڈالی جائیگی۔

ماہنامہ "ندائے حرم" دھلی

- تاریخی اور مذہبی معلومات کا نادر مجموعہ
- حقائق و بصائر کا علمی خزانہ
- اسلام اور مرکزِ اسلام کے نام پر نئی نسل کیلئے توحیدِ عمل کا داعی
- مرکزی تنظیم کی دعوت دینے والا ماہنامہ
- بارہ ماہ میں پانچسو صفحات
- مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے محسنین و معاونین کیلئے مفت

سالانہ چندہ تین روپے۔ رعایتی عـ۲ر طلباء سے عہ ممالک غیر سے ۲ شلنگ

پتہ:- منیجر ماہنامہ "ندائے حرم" دہلی، قرول باغ